نظرثانی شدہ ایڈیشن: ربیع الثانی 1444ھ / اکتوبر 2022

نمازوں کے بعد دعا مانگنے کے احکام وآداب سے متعلق ایک معتدل تحریر

# نمازوں کے بعد دعا کے احکام وآداب

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

# پیش لفظ

زیرِ نظر تحریر ''نمازوں کے بعد دُعا کے احکام وآداب'' کے مقاصد یہ ہیں:

- نمازوں کے بعد دعا سے متعلق حضرات فقہائے کرام اور حضرات اکابر کا موقف واضح ہو جائے۔
- نمازوں کے بعد دعا سے متعلق افراط و تفریط سے پاک ایک معتدل مسئلہ سامنے آجائے۔
- نمازوں کے بعد دعا شرعی حدود کے دائرے میں آجائے اور مروّجہ منکرات سے حفاظت ہو سکے۔
- اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہو جائے۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ فقیر الی اللہ

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

محلّہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

# فہرست


- نماز کے بعد دُعا سے متعلق غیر معتدل صورتحال۔
- فرض نماز کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے!
- فرض نماز کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت۔
- دُعا میں ہاتھ اُٹھانا دُعا کے آداب میں سے ہے۔
- مذکورہ بالا تفصیل سے ثابت ہونے والے امور۔
- کیا سلام پھیرنے کے بعد بھی مقتدی امام کا پابند ہوتا ہے؟
- کیا مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کی دعا کے پابند ہیں؟
- فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت اور حدود۔
- آہستہ آواز میں دعا کرنے کی فضیلت اور بلند آواز سے دعا کرنے کی حدود۔
- فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا یا رسمی کارروائی؟؟
- فرض نماز کے بعد اجتماعی دُعا سے متعلق ائمہ کرام سے گزارش۔
- فرض نماز کے بعد دعا سے متعلق ایک مشاہدہ۔
- جن فرائض کے بعد سنتیں ہیں اُن کے بعد انفرادی دعا کا حکم۔
- سنت نمازوں کے بعد دعا کا شرعی حکم۔
- عید کی نماز کے بعد دعا کا شرعی حکم۔
- تراویح کے بعد دُعا کا شرعی حکم۔

## نماز کے بعد دُعا سے متعلق غیر معتدل صورتحال:

نماز کے بعد دعا مانگنے کی شرعی حیثیت سے واقفیت حاصل کرنا نہایت ہی اہم ہے کیوں کہ آجکل اس حوالے سے نہایت ہی افراط و تفریط پائی جاتی ہے:

- بعض لوگ سِرے سے فرض نماز کے بعد دعا کے قائل ہی نہیں۔
- بعض حضرات فرض نماز کے بعد دعا کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔
- بعض حضرات فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کو ضروری سمجھتے ہیں۔
- بعض حضرات امام کے ساتھ دعا کرنے کو اہم اور لازم سمجھتے ہیں۔
- بعض حضرات سنتوں کے بعد بھی اجتماعی دعا کو لازم سمجھتے ہیں۔

الغرض نمازوں کے بعد انفرادی اور اجتماعی دعا سے متعلق متعدد غیر شرعی نظریات اور طریقہ کار رائج ہیں جو کہ واضح طور پر راہِ اعتدال سے ہٹ کر ہیں، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ نمازوں کے بعد انفرادی یا اجتماعی دعا مانگنے سے متعلق شرعی حکم اور اس کی شرعی حدود سے واقفیت حاصل کی جائے۔

اس تمہید کے بعد نمازوں کے بعد انفرادی یا اجتماعی دعا سے متعلق شرعی حکم اور اس کی حدود بیان کی جاتی ہیں:

## فرض نماز کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے!

متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

(رسالہ استحباب الدعوات عقیب الصلوات، اعلاء السنن، کفایت المفتی، احسن الفتاویٰ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

- سنن الترمذی میں ہے:

٣٤٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ المَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ».

## فرض نماز کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت:

بہت سی احادیث میں حضور اکرم ﷺ سے فرض نماز کے بعد دعائیں مانگنا ثابت ہیں۔

(رسالۃ استحباب الدعوات عقیب الصلوات، اعلاء السنن، کفایت المفتی، احسن الفتاویٰ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

## دُعا میں ہاتھ اُٹھانا دُعا کے آداب میں سے ہے:

بہت سی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عام دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے، البتہ ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگنا ثابت بھی ہے اور درست بھی ہے، اس لیے دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کو لازم سمجھنا درست نہیں۔ یہی حکم نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بھی ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے البتہ اس کو ضروری سمجھنا درست نہیں۔ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ متعدد اہلِ علم کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا حضور اقدس ﷺ سے ثابت نہیں۔

(اعلاء السنن، مراقی الفلاح، البحر الرائق، فتاویٰ ہندیہ، احسن الفتاویٰ، رسالۃ استحباب الدعوات عقیب الصلوات)

## مذکورہ بالا تفصیل سے ثابت ہونے والے امور:

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا مستحب ہے، امام کے لیے بھی، مقتدی کے لیے بھی اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے بھی، اس لیے احادیث میں دی گئی ترغیب کے پیشِ نظر مؤمن کو چاہیے کہ وہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنے کا حریص بھی ہو اور یہ اس کے معمولات میں بھی شامل ہو، البتہ یہ یاد رہے کہ اس دعا کو شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، شرعی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے اس کو لازم قرار دینا ہرگز درست نہیں، اس لیے جو شخص کسی وجہ سے دعا مانگے بغیر اٹھ کر جا رہا ہو اس کو ملامت کا نشانہ بنانا ہرگز درست نہیں۔

(رسالۃ استحباب الدعوات عقیب الصلوات، امداد الفتاویٰ، اعلاء السنن، احسن الفتاویٰ، فیض الباری، فتاویٰ محمودیہ، فقہی رسائل، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

## کیا سلام پھیرنے کے بعد بھی مقتدی امام کا پابند ہوتا ہے؟

باجماعت نماز ادا کرتے وقت امام اور مقتدیوں کا باہمی ایک تعلق ہوتا ہے، اسی سے جماعت وجود میں آتی ہے لیکن فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی امام اور مقتدی حضرات کا یہ تعلق ختم ہو جاتا ہے اور مقتدی کسی بھی معاملے میں امام کا پابند نہیں رہتا۔ اس لیے جو حضرات سلام کے بعد بھی مقتدیوں کو امام کے ساتھ دعا کرنے کا پابند بناتے ہیں یا دعا کو جماعت کی نماز کا حصہ قرار دیتے ہیں وہ شرعی اعتبار سے کھلی غلطی کا شکار ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث: ۳۲۲۲، سنن البیہقی حدیث: ۲۹۶۴ مع اعلاء السنن، آپ کے مسائل اور ان کا حل، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

## کیا مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کی دعا کے پابند ہیں؟

بعض حضرات کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ امام کے ساتھ ہی دعا شروع کرنے اور امام ہی کے ساتھ ختم دعا کرنے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں حتی کہ ایسا نہ کرنے والوں کو ملامت کرتے ہیں، اسی طرح بعض حضرات امام کے ساتھ مل کر دعا کرنے ہی کو اصل دعا سمجھتے ہیں، اس کے مقابلے میں انفرادی دعا کو اتنی اہمیت دینے کو تیار نہیں ہوتے بلکہ بعض تو اس کو دعا ہی نہیں سمجھتے، یہ بھی واضح غلطی اور غیر شرعی بات ہے۔ اس میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ دعا کے لیے اجتماعیّت ضروری تصور کی جاتی ہے اور اس کو انتہائی اہمیت دی جاتی ہے، گویا کہ دعا کرنے میں امام کو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے مابین ایک ضروری واسطہ تصور کیا جاتا ہے، حالاں کہ دُعا میں ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں، اس لیے ان باتوں کو ضروری سمجھنا یا حدّ سے زیادہ اہمیت دینا شریعت کے خلاف ہے۔

(احکامِ دعا، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

## فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت اور حدود:

ما قبل میں بیان ہوا کہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے، امام کے لیے بھی اور مقتدی کے لیے بھی، اس لیے فرض نماز کے بعد جب امام اور مقتدی حضرات میں سے ہر ایک اپنے لیے انفرادی دعا کرے گا تو ظاہر

ہے کہ دیکھنے میں ایک اجتماعی صورت بن ہی جاتی ہے کیوں کہ ہر ایک کے دعا مانگنے کا وقت تقریباً ایک ہی ہوتا ہے، اور بنیادی طور پر دعا کے لیے یہ اجتماع ضمنی ہوا کرتا ہے نہ کہ حقیقی، کیوں کہ اصل اجتماع تو نماز کے لیے ہوتا ہے، نماز سے فراغت کے بعد دعا کے لیے بھی بظاہر اجتماعی صورت بن جاتی ہے، اس اجتماع میں اگر امام کبھی کبھار مناسب آواز سے دعا کرا بھی لے تاکہ مقتدی دعا سیکھ لیں اور ان کے لیے ترغیب کا سامان ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ یہ اجتماع اپنی ذات میں مقصود نہیں اور نہ ہی یہ اجتماع دعا کے لیے ہوتا ہے، اس لیے اس ضمنی اجتماع کو بالکلیہ بدعت قرار دینا درست نہیں، البتہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کو لازم قرار دینا، اجتماعی دعا کو مقصود سمجھنا، اسی طرح جو لوگ دعا کیے بغیر کسی وجہ سے اٹھ کر چلے جاتے ہوں اُن کو ملامت کرنا اور اُن کو برا سمجھنا بھی ہر گز درست نہیں بلکہ یہ بدعت اور ناجائز ہے، آجکل اس بارے میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے۔

(امداد المفتین، آپ کے مسائل اور ان کا حل، ملفوظاتِ فقیہ الامت مفتی اعظم ہند مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ، فقہی رسائل)

## آہستہ آواز میں دعا کرنے کی فضیلت اور بلند آواز سے دعا کرنے کی حدود:

دعا میں افضل یہ ہے کہ آہستہ آواز سے ہو، اس لیے فرض نماز کے بعد بھی عام حالات میں آہستہ ہی دعا کرنی چاہیے البتہ اگر کبھی بلند آواز سے دعا کر لی تو یہ بھی جائز ہے تاکہ مقتدی دعا سیکھ لیں اور ان کے لیے ترغیب کا سامان ہو، لیکن یہ جواز اس شرط کے ساتھ ہے کہ اسی کو افضل قرار نہ دیا جائے اور نہ ہی اس کی وجہ سے کسی کی نماز اور عبادت میں خلل آئے۔ آجکل بعض مساجد میں ہر نماز کے بعد بلند آواز سے دعا مانگنے کا رواج عام ہو چکا ہے اور اس کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے بلکہ اس کو بعض جگہ لازم بھی سمجھا جانے لگا ہے حتی کہ جو دعا بلند آواز سے نہ کی جائے اس کو دعا شمار ہی نہیں کرتے؛ یہ تمام باتیں شریعت کے خلاف ہیں۔ مزید یہ کہ اتنی بلند آواز سے دعا مانگنا کہ امام کے سلام کے بعد اپنی بقیہ نماز پوری کرنے والوں کی نماز میں خلل آئے؛ یہ بھی جائز نہیں۔

(معارف القرآن عثمانی، احکامِ دعا، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

## فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا یا رسمی کارروائی؟؟

یہ واضح رہے کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کو محض رسم نہ بنایا جائے، آجکل متعدد مساجد میں کی جانے والی اجتماعی دعا پر اگر غور کیا جائے تو رسمی کارروائی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا کہ ہر فرض نماز کے بعد دعا کے نام پر چند مخصوص الفاظ دہرائے جاتے ہیں، اور مقتدی آمین آمین کہتے جاتے ہیں اور رسم پوری کر کے سب اٹھ جاتے ہیں، اگر انصاف کی نگاہوں سے دیکھا جائے تو اس کو دعا کہنا بھی مشکل نظر آتا ہے، دعا تو محض رٹنے یا پڑھنے کی چیز نہیں بلکہ مانگنے کی چیز ہے، بہر حال اس طرزِ عمل کی اصلاح واجب ہے۔

(معارف القرآن عثمانی، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

## فرض نماز کے بعد اجتماعی دُعا سے متعلق ائمہ کرام سے گزارش:

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا سے متعلق ہماری مساجد میں جو صورتحال رائج ہے وہ سنجیدگی کے ساتھ نظر ثانی اور اصلاح کی محتاج ہے، اس میں جو بے اعتدالی دیکھنے میں آتی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اگر ہم فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا سے متعلق فقہائے کرام اور حضرات اکابر دیوبند کا موقف مطالعہ کر لیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ اس معاملے میں ہماری مساجد میں کس قدر افراط و تفریط پائی جاتی ہے! ہم دعا جیسی عظیم عبادت میں بھی کتنے ہی منکَرات اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں!

یہ دیکھیے جلیل القدر فقیہ مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرض نماز کے بعد دعا کی کوتاہیوں پر نہایت ہی دردِ دل سے تنبیہ فرما رہے ہیں، آیت مع تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

- سورۃ الاعراف آیت نمبر 55:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

**ترجمہ:**

تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو، یقیناً وہ حدّ سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ان دونوں لفظوں میں دعا وذکر کے لیے دو اہم آداب کا بیان ہے: اوّل یہ کہ قبولیتِ دعا کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے عجز وانکسار اور تذلّل کا اظہار کر کے دعا کرے، اس کے الفاظ بھی عجز وانکسار کے مناسب ہوں، لب ولہجہ بھی تواضع وانکسار کا ہو، ہیئت دعا مانگنے کی بھی ایسی ہی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ آج کل عوام جس انداز سے دعا مانگتی ہیں اوّل تو اس کو دعا مانگنا ہی نہیں کہا جا سکتا، بلکہ پڑھنا کہنا چاہیے، کیوں کہ اکثر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہم جو کلمات زبان سے بول رہے ہیں ان کا مطلب کیا ہے، جیسا کہ آج کل عام مساجد میں اماموں کا معمول ہو گیا ہے کہ کچھ عربی زبان کے کلماتِ دعائیہ انھیں یاد ہوتے ہیں، ختمِ نماز پر انھیں پڑھ دیتے ہیں، اکثر تو خود ان اماموں کو بھی ان کلمات کا مطلب و مفہوم معلوم نہیں ہوتا، اور اگر ان کو معلوم ہو تو کم از کم جاہل مقتدی تو اس سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں، وہ بے سمجھے بوجھے امام کے پڑھے ہوئے کلمات کے پیچھے آمین آمین کہتے ہیں، اس سارے تماشہ کا حاصل چند کلمات کا پڑھنا ہوتا ہے، دعا مانگنے کی جو حقیقت ہے یہاں پائی ہی نہیں جاتی، یہ دوسری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان بے جان کلمات ہی کو قبول فرما کر قبولیتِ دعا کے آثار فرما دیں، مگر اپنی طرف سے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ دعا پڑھی نہیں جاتی بلکہ مانگی جاتی ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ مانگنے کے ڈھنگ سے مانگا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے کلمات کے معنی بھی معلوم ہوں اور سمجھ کر ہی کہہ رہا ہو تو اگر اس کے ساتھ عنوان اور لب ولہجہ اور ہیئتِ ظاہری تواضع وانکسار کی نہ ہو تو یہ دعا نِرا ایک مطالبہ رہ جاتا ہے، جس کا کسی بندے کو کوئی حق نہیں۔‘‘

[آگے تحریر فرماتے ہیں:] ’’ہمارے زمانہ کے ائمہ مساجد کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرماویں کہ قرآن وسنت کی اس تلقین اور بزرگانِ سلف کی ہدایات کو یکسر چھوڑ بیٹھے، ہر نماز کے بعد دعا کی ایک مصنوعی سی کارروائی ہوتی ہے، بلند آواز سے کچھ کلمات پڑھے جاتے ہیں جو آدابِ دعا کے خلاف ہونے کے علاوہ ان نمازیوں کی نماز میں بھی خلل انداز ہوتے ہیں جو مسبوق ہونے کی وجہ سے امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر

رہے ہیں، غلبۂ رسوم نے اس کی برائی اور مفاسد کو ان کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ کسی خاص موقع پر خاص دعا پوری جماعت سے کرانا مقصود ہو ایسے موقع پر ایک آدمی کسی قدر آواز سے دعا کے الفاظ کہے اور دوسرے آمین کہیں اس کا مضائقہ نہیں، شرط یہ ہے کہ دوسروں کی نماز وعبادت میں خلل کا موجب نہ بنیں، اور ایسا کرنے کی عادت نہ ڈالیں کہ عوام یہ سمجھنے لگیں کہ دعا کرنے کا طریقہ یہی ہے، جیسا کہ آج کل عام طور سے ہو رہا ہے۔" (معارف القرآن)

اس لیے ہمیں چاہیے کہ سنجیدگی سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ یہ دعا ہر قسم کے افراط و تفریط، بدعات و رسومات اور منکرات سے پاک ہو کر سنت اور شریعت کے دائرے میں آجائے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی نصیب ہو جائے۔

## فرض نماز کے بعد دعا سے متعلق ایک مشاہدہ:

فرض نماز کے بعد دعا سے متعلق بندہ نے اپنی مادرِ علمی جامعہ دار العلوم کراچی میں بارہا یہ مشاہدہ کیا ہے کہ فرض نماز کے بعد حضرت امام صاحب کچھ ذکر و معمولات کے بعد نہایت ہی آہستہ آواز سے بلکہ چپکے چپکے دعا کرتے ہیں کہ آواز بھی بمشکل سنائی دیتی ہے، گویا کہ اس دعا میں تمام تر شرعی حدود کی رعایت کی جاتی ہے، اس میں یقیناً بہت بڑا سبق ہے مساجد کے ائمہ کرام کے لیے!

## جن فرائض کے بعد سنتیں ہیں اُن کے بعد انفرادی دعا کا حکم:

جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بہتر اور مناسب یہی ہے کہ یا تو پہلے سنتیں ادا کی جائیں پھر اس کے بعد دعا کی جائے، یا فرض کے بعد مختصر سی دعا کر کے سنت ادا کر لی جائیں پھر دل چاہے تو سنتوں کے بعد طویل دعا کر لی جائے۔

(اعلاء السنن، رد المحتار، البحر الرائق، فتاویٰ محمودیہ، کفایت المفتی، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

## سنت نمازوں کے بعد دعا کا شرعی حکم:

بعض جگہ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کرنے کا رواج ہے کہ سنتوں سے فراغت کے بعد امام اور مقتدی مل کر اجتماعی دعا کرتے ہیں بلکہ باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں حتی کہ اس کو لازم بھی سمجھتے ہیں تو واضح رہے کہ یہ اجتماعی دعا قرآن وسنت اور تعاملِ امت سے کسی طور ثابت نہیں، اس لیے یہ بدعت ہے جس کا ترک کرنا ضروری ہے۔
(احکامِ دعا، اعلاء السنن، النفائس المرغوبۃ فی حکم الدعاء بعد المکتوبۃ)

البتہ سنتوں کے بعد انفرادی دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں شرط یہ ہے کہ اس میں بھی شرعی حدود کی رعایت کی جائے۔

## عید کی نماز کے بعد دعا مانگنے کا حکم:

1۔ قرآن وسنت سے عید کی نماز یا خطبے کے بعد دعا مانگنے کا صراحت سے کوئی ثبوت نہیں ملتا، البتہ چونکہ فرض نمازوں کے بعد دعا کا مستحب ہونا احادیث سے ثابت ہے، اسی بنا پر عید کی نماز کے بعد بھی دعا کرنے کو جائز بلکہ مستحب قرار دیا گیا ہے، البتہ اس دعا کو بھی شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، اس کو ضروری سمجھنا اور دعا نہ کرنے والے کو ملامت کرنا ہر گز درست نہیں۔

2۔ عید کی نماز کے بعد دعا کرتے وقت یہ واضح رہے کہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ خطبے کی بجائے عید کی نماز کے بعد دعا کی جائے، اسی پر حضرات اکابر کا معمول چلا آرہا ہے، اس لیے اسی کا اہتمام ہونا چاہیے۔
(امداد الفتاویٰ، امداد المفتین، امداد الاحکام، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ)

البتہ بعض حضرات نے عید کے خطبے کے بعد دعا کرنے کی بھی گنجائش دی ہے۔
(کفایت المفتی، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

## تراویح کے بعد دُعا کا شرعی حکم:

بیس رکعات تراویح مکمل ہو جانے کے بعد بھی دعا کرنا جائز بلکہ بعض کے نزدیک مستحب ہے کیوں کہ

بیس رکعات پورے ہونے پر قرآن کریم کے ایک مقررہ حصے کی تلاوت پوری ہو جاتی ہے اور تلاوت کے بعد کی گھڑی قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے، اس لیے دعا کرنا بہتر ہے، البتہ اس میں بھی ان تمام باتوں کی رعایت کی جائے گی جو فرض نماز کے بعد دعا کرنے سے متعلق اوپر بیان ہوئیں، اس لیے اس کو بھی شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، اس کو ضروری سمجھنا اور دعا نہ کرنے والے کو ملامت کرنا ہرگز درست نہیں۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، امدادالاحکام، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

**فائدہ:** نمازوں کے بعد دعا کرنے سے متعلق مزید تفصیل کے لیے درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں:

1۔ رسالۃ استحباب الدعوات عقیب الصلوات از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

2۔ النفائس المرغوبۃ فی حکم الدعاء بعد المکتوبۃ از مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

3۔ احکامِ دعا از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

4۔ اعلاء السنن از شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

5۔ فقہی رسائل از استاد محترم حضرت اقدس مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم۔

6۔ نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام از حضرت مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم۔

7۔ امداد المفتین از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

8۔ فتاویٰ محمودیہ از مفتی اعظم ہند مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
26 محرم الحرام 1441ھ/26 ستمبر 2019
03362579499